اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں تو ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳؍اگست ۱۹۶۸ء بمقام احمدیہ ہال۔ کراچی۔ غیر مطبوعہ)

- ☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک ایسا نور عطا کیا ہے جو کائنات میں سے کسی اور کو عطا نہیں ہوا۔
- ☆ ’’اسوۂ رسول‘‘ چابی ہے جس سے معرفت کے خزانے کھولے جاتے ہیں۔
- ☆ نجات کے آثار اسی زندگی میں نمایاں طور پر نظر آنے لگ جاتے ہیں۔
- ☆ حیات جاودانی صرف متابعت رسول سے ملتی ہے۔
- ☆ جب اللہ تعالیٰ کسی کے لئے رحمت کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے رحمت سے محروم نہیں رکھا جا سکتا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

قُلْ مَنْ ذَاالَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْاَرَادَبِكُمْ رَحْمَةً ط وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (الاحزاب:۱۸) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب:۲۲)

پھر فرمایا:۔

پچھلے خطبوں میں نے بتایا تھا کہ سورۃ احزاب کی اٹھارہویں آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون بیان کیا ہے کہ اگر وہ دکھ اور عذاب کا اور رحمت سے محرومی کا فیصلہ کسی فرد یا کسی قوم کے متعلق کرے تو اس محرومی سے دنیا کی کوئی طاقت اسے نجات نہیں دلا سکتی اور اگر اسی کا فیصلہ کسی کے حق میں رحمت کا ہو تو دنیا میں کون ہے جو اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر سکے۔

اَوْاَرَادَبِكُمْ رَحْمَةً کے متعلق قرآن کریم میں متعدد جگہ بہت سی اصولی باتیں اور بہت سی تفاصیل بیان ہوئی ہیں سورۃ احزاب میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کی تشریح کرتے ہوئے کئی باتیں ہمارے سامنے رکھی ہیں جن میں سے بعض کے متعلق میں آج سے قبل کچھ کہہ چکا ہوں آج میں سورۃ احزاب کی بائیسویں آیت لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ کے متعلق کچھ کہوں گا۔

حصولِ رحمت کی ایک اور راہ خدا تعالیٰ نے (جسے شاہراہ کہنا چاہئے جو بڑی وسیع ہے اور برکتوں والی ہے) ہمیں یہ بتائی ہے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں تو ہمیں نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرنی چاہئے۔ رجأ کے معنی ہیں یہ امید اور یقین رکھنا کہ مسرت کے سامان پیدا ہوں گے ان معنی کی رو سے يَرْجُوا اللّٰهَ کے معنی یہ ہوں گے کہ ہر وہ شخص جو امید اور یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے

لئے مسرت کے سامان اپنے فضل اور رحمت سے پیدا کرے گا تو اسے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ رحمت کے یہ سامان اس کے لئے اسی صورت میں پیدا ہو سکتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی کامل اتباع کرنے والا ہو۔

یہاں یَرۡجُوا اللّٰہَ کے متعدد معانی کئے جا سکتے ہیں اپنی تفاصیل کے لحاظ سے ان متعدد معانی میں سے آج کے لئے میں نے پانچ معنوں کا انتخاب کیا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب اور نقص سے منزہ ہے کوئی عیب ہم اس کامل ہستی کے متعلق اپنے تصور میں بھی نہیں لا سکتے وہ پاک ہے اور پاکیزگی سے محبت رکھتا ہے اور پاک ہی کو قرب عطا کرتا ہے۔ پس جس شخص نے خدا تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کرنا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ بھی ایسے رنگ میں پاک ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ جس سے کوئی چیز چھپی نہیں رہ سکتی اسے ہر زاویہ سے پاک یا پاک ہونے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھے یہ پاکیزگی اگر ہم نے حاصل کرنی ہو تو اس کے لئے ہمارے واسطے ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی سچی پیروی کرنے والوں میں سے بن جائیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو‘‘۔ (چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۳)

جس طرح پانی اگر صاف اور پاکیزہ ہو اور کپڑے کو پتھروں پر مار مار کر دھویا جائے اور اسے صاف کرنے پر پوری توجہ دی جائے تو برف کی طرح وہ کپڑا صاف ہو جاتا ہے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے آپ نے جو اُسوہ دنیا میں قائم کیا ہے اس کی پیروی کرتے ہوئے آپ کی بتائی ہوئی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے ہم اپنے نفس کو اپنی روح کو اس رنگ میں پاک کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نگاہ اس پر پڑے ’’یَرۡجُوا اللّٰہَ‘‘ کے ایک معنی یہ ہوئے کہ جو شخص اس پاک ذات سے تعلق پیدا کرنا چاہتا ہے اسے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نبی اکرم ﷺ کی اتباع اور پیروی ضروری ہے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا یا کم از کم کامل اتباع کرنے کی کوشش نہیں کرتا اس کے اندر بہت سی ایسی ناپاکیاں رہ جائیں گی جو اللہ تعالیٰ کو بیزار کرنے والی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اسے محروم کر دینے والی ہوں گی اس لئے اگر ’’اس‘‘ پاک کی محبت چاہتے ہو تو اس پاک نمونہ کی کامل اور مکمل اتباع کرو اس کے بغیر خدا تعالیٰ تم سے رحمت کا سلوک نہیں کرے گا۔

یَرۡجُوا اللّٰہَ کے تفصیلی معنی ہم یہ بھی کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک ایسا

نور عطا کیا ہے جو کائنات میں سے کسی اور کو عطا نہیں ہوا اس لحاظ سے انسان تمام مخلوقات میں ممتاز ہے یہ نور دنیا کی کسی اور چیز کو نہیں دیا گیا حتیٰ کہ سورج میں بھی یہ نور نہیں چاند میں بھی نور نہیں ہیروں میں بھی یہ نور نہیں دنیا کی کسی شئی میں بھی وہ نور نہیں جو انسان کو دیا گیا انسانوں میں سے جس نے اس نور کو اتم طور پر اور اکمل طور پر اور ارفع اور اعلیٰ طور پر حاصل کیا وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں تو جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ جو **نُوْرُ السَّمٰوٰت** ہے اس کے نور سے حصہ لے اللہ تعالیٰ کے نور کی کرنیں اسے ڈھانک لیں اس نور کی چادر میں شیطانی وسوسہ داخل نہ ہو سکے اور ظلمات میں سے کوئی ظلمت اس کے خانہ دل کا رخ نہ کر سکے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جو کامل اور مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کا نور بن کے دنیا میں نور پھیلانے کے لئے مبعوث ہوا (ﷺ) اس کی وہ اتباع کرے کیونکہ جو شخص اس کی اتباع کرتا ہے وہ اس کی اتباع کے طفیل اللہ کے نور سے اسی طرح اپنی استعداد کے مطابق اور اپنے مجاہدہ کے مطابق نور حاصل کرتا ہے جس طرح کامل مجاہدہ، کامل محبت، کامل فدائیت اور کامل ایثار کے نتیجہ میں محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے نور کو حاصل کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’ہر ایک روشنی ہم نے **رسول نبی امی** کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی **زندہ خدا** جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی‘‘۔ (سراج منیر، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۲، ۸۳)

تو اگر کوئی شخص یہ خواہش رکھتا ہو کہ وہ اللہ کے نور سے حصہ لے جو نور کہ اس دنیا کی نیک راہوں کی نشاندہی کرتا ہے اور دوسری زندگی میں بھی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ **یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ** (الحدید:۱۳)

یہاں بھی وہ نور قرب کی راہوں کو منور کرتا اور اس کے نتیجہ میں شیطانی راہوں پر اندھیرا چھا جاتا ہے ہر سیدھی راہ نظر آنے لگتی ہے یہ نور محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے ہم حاصل کر سکتے ہیں اسی واسطے ہر وہ شخص جس کے دل میں ایسی خواہش پیدا ہو اس کو اللہ تعالیٰ اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ تمہارے لئے ایک نمونہ ہیں اس اُسوہ کے مطابق تم اپنی زندگیوں کو ڈھالو تو اللہ تعالیٰ سے اس حسین اور

عجیب اور روشن نور کو حاصل کر سکو گے جو انسان کو ہر قسم کی ہلاکت سے بچاتا ہے۔

لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ کے تیسرے معنی یہ ہیں کہ ہر وہ شخص جو اللہ کی امید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہتا ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے زندہ اور پاک تعلق پیدا کرنے کے لئے اس کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص اس جگہ نہ پہنچے جہاں سے یہ معرفت حاصل ہو سکتی ہے تو وہ اندھیرے میں بھٹکتا رہے گا ضال ہو جائے گا ایسے شخص کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معرفت کا ایک خزانہ دے کر اس دنیا میں مبعوث کیا ہے اور آپ کی بعثت کے بعد کسی اور کے پاس یہ خزانہ تو کیا اس کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی باقی نہیں رہا اور اس فضیلت کی چابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی اور اس تالے کے اوپر خدا کے فرشتوں کا پہرہ ہے اگر کوئی شخص اس خزانے میں داخل ہو کر اس خزانے سے حصہ لینا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کنجی حاصل کرے پھر اس کے لئے ممکن ہوگا کہ وہ خزانہ کو کھولے اور اس میں داخل ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو چابی اس خزانہ کے لئے دی گئی ہے اس کا نام ہے۔

’’اسوۂ رسول‘‘

یہی چابی ہے جس سے معرفت کے خزانے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا چاہتا ہے اسے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے قیام سے پہلے اس کی ذات اور اس کی صفات کا عرفان ضروری ہے اور یہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس معرفت کے خزانہ کی چابی اس کے پاس نہ ہو اور چابی اس کو ملتی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق اپنی زندگی کے دن گزارتا ہے پس اگر تم خدا سے زندہ تعلق رکھنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اس اُسوہ کو اپناؤ اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو گزارو اور اپنے ماحول میں بھی اسے قائم کرنے کی کوشش کرو۔

لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ کے چوتھے معنی یہ ہیں کہ جو شخص بھی سچی نجات حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی کرے کیونکہ آپ کی پیروی ہی کے نتیجہ میں ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تفصیل سے اس پر بڑی روشنی ڈالی ہے کہ اس وہم میں مبتلا رہنا کہ اس دنیوی زندگی میں بے شک ہم ہر قسم کے اندھیروں میں بھٹکتے رہیں اُخروی زندگی میں ہمیں نور

ملے گا اور نجات حاصل ہوگی یہ غلط ہے جس شخص کو وہاں جنت ملتی ہے اس کو اس دنیا میں بھی جنت ملتی ہے جس شخص کو وہاں نور حاصل ہونا ہے اس کے لئے نور کے سامان اسی دنیا میں پیدا کئے جاتے ہیں جس نے وہاں نجات حاصل کرنی ہے اس کے لئے نجات کے آثار اسی زندگی میں نمایاں طور پر نظر آنے لگ جاتے ہیں اور ایسا شخص جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور نجات کے آثار اسی شخص کے لئے نمایاں ہوتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے آپ کی سنت کی اتباع کرتا ہے یہ محض ایک دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے ایک تو ماضی کے شواہد ہیں حال کے آثار ہیں اور مستقبل کے چیلنج ہیں جو جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر اس غیر مذہب، ہر اس شخص کے سامنے رکھے گئے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نجات حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے یا ایسا کرنے کا دعویٰ کرتا ہے کہ اگر واقع میں تم اسلام سے باہر رہ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نجات حاصل کر سکتے ہو تو نجات کے کچھ آثار بھی تو ظاہر ہونے چاہئیں ان میں ہمارا مقابلہ کر لو اگر اس دنیا میں تمہیں یہ نجات حاصل نہیں نہ اس کے کوئی آثار دکھا سکتے ہو اگر اس دنیا میں ایک سچے مسلمان کو نجات حاصل ہو سکتی ہے اور اس کے آثار اس کی زندگی میں پائے جاتے ہیں تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ وہ مذہب یعنی اسلام جس کی پیروی سے اور وہ رسول جس میں فنا ہو کر جس کے اُسوہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر نجات کے یہ آثار ہماری زندگی میں نمایاں ہوتے ہیں وہی سچا رسول ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ ھڈرزفیلڈ (انگلستان) میں جماعت کے پریذیڈنٹ نے (جو بڑے مخلص تھے چند دن ہوئے اچانک وفات پا گئے ہیں اللہ ان کے درجات بلند کرے) ایک پریس کانفرنس کا بھی انتظام کیا تھا اور غیر مسلموں کو بھی مدعو کیا تھا وہاں سوشل ورکر ادھیڑ عمر کی انگریز عورت نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ ایک سچے عیسائی اور ایک سچے مسلمان میں کیا فرق ہے؟ میں خوش ہوا کہ اس نے عیسائی اور مسلمان کے فرق کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ ''سچے'' کی زیادتی کی ہے میں نے اس کا سوال دہرایا کہ تم مجھ سے ایک سچے عیسائی اور سچے مسلمان کے مابین کا فرق دریافت کر رہی ہو اس نے کہا کہ ہاں آپ ٹھیک سمجھے ہیں تو میں نے اس کو جواب دیا کہ تم ایک عورت ہو میں ایک عورت کی ہی مثال دیتا ہوں میں نے اپنی ایک احمدی بہن کی مثال دی تھی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنے رب کی محبت کو کچھ اس طرح پایا تھا کہ ایک ہی رات میں اسے تین بار اللہ تعالیٰ نے خبر دی اور وہ دعا میں

مشغول رہی جب تک کہ اس کے دل کو تسلی نہیں ہوگئی۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ یہ ایک مثال ہے اور تمہیں سمجھانے کے لئے مثال بھی ایک عورت کی ہے تم ساری عیسائی دنیا میں کوئی ایک مثال اس قسم کی ہمیں دکھا دو تو ہم کہیں گے کہ تمہارے پاس بھی کوئی چیز ہے تو ایک ایسے مسلمان کی زندگی میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والا اور آپ کے نمونہ کے مطابق اپنی زندگی کو بتانے والا ہے صحیح اور سچی نجات کے آثار ظاہر ہونے لگ جاتے ہیں اور یہ تسکین یہ مسرت یہ سکون قلب یہ نور فراست یہ محبت کے جلوے جو وہ اپنی زندگی میں دیکھتا ہے یہی ہیں جو اس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی بنا دیتے ہیں۔

ہمارا رسول کس قدر بزرگ ہے کہ جس کی اطاعت سے جس کی دس دن کی پیروی سے وہ آسمانی برکات ملتی ہیں کہ جو ہزاروں برس کی دوسرے مذاہب کی پیروی سے انسان کو نہیں مل سکتیں یہ محض دعویٰ نہیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ایک مثال اس عیسائی کو دی تھی بغیر تفصیل میں جانے کے آج بھی میں نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا آپ کے اُسوہ پر چلنا یہ نہیں کہ صرف محبت کا دعویٰ ہو محبت بڑی قربانی چاہتی ہے دیکھو چھوٹی چھوٹی محبتیں قربانی چاہتی ہیں ایک ماں اپنے بچے سے پیار کرتی ہے بچہ بیمار ہو جائے تو وہ سو نہیں سکتی سرہانے بیٹھی رہتی ہے یہ ایک چھوٹی سی محبت ایک ماں کی اپنے بچوں میں سے ایک بچے کی محبت جس کا مظاہرہ ہو رہا ہے اس کے معاوضہ میں اس ماں نے کیا لینا ہے صرف یہ تسلی کہ شاید یہ بچہ جو ہے اس سے میں بھی کسی وقت آرام پاؤں گی یہ خواہشات ہمیشہ پوری نہیں ہوا کرتیں بعض خاندانوں میں یہ پوری ہو جاتی ہیں بعض میں پوری نہیں ہوتیں لیکن یہاں تو ایک یقینی چیز ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا نتیجہ ہماری زندگی میں ظاہر ہوتا ہے ہم جو محبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں اس محبت کے نتیجہ میں قرآن کریم کے وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی محبت کے جلوے ہم دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔

پھر حقیقی محبت اور سچا تعلق ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے خدا سے جو زندہ طاقتوں والا خدا ہے پیدا ہو جاتا ہے۔ تو لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ جو شخص یہ خواہش رکھتا ہو کہ اس کے اندر ایک ایسی تبدیلی ہو جائے کہ اس کے لئے اسی دنیا میں نجات کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو جائیں اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ جائے آپ کی محبت میں فنا ہو جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فرماتے ہیں۔

جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ اس نبی سے (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) سے غلامی کی نسبت پیدا کرے یعنی اس کے حکم سے باہر نہ جائے اور اس کے دامن اطاعت سے اپنے تئیں وابستہ جانے جیسا کہ غلام جانتا ہے تب وہ نجات پائے گا۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۹۱)

اور جب وہ نجات پا جائے گا تو اس کے آثار کیا ظاہر ہوں گے اس زندگی میں ایک پاک زندگی ایسے لوگوں کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے۔

ایک اور معنی لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقی زندگی اور حقیقی حیات ہے اور وہ اَلْحَیّ ہے وہ زندہ ہے کسی کی احتیاج کے بغیر اور ہر دوسری چیز جو ہے اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کے ارادے اور اس کے حکم کی احتیاج رکھتی ہے تو جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس زندہ خدا جو زندہ طاقتوں والا اور زندہ قدرتوں والا خدا ہے اس سے اس کا تعلق قائم ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اسے بھی روحانی زندگی مل جائے کیونکہ زندہ کا تو زندہ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے لیکن زندہ کے ساتھ مردہ کا تعلق ہمارے تصور میں نہیں آتا یہ شخص اگر روحانی زندگی چاہتا ہے تو اس کے لئے ایک ہی در ہے وہاں وہ جا کر اطاعت کے اُسوہ کی پیروی کی بھیک مانگے اور وہاں جا کے اپنی جبین نیاز جھکائے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اے خدا تو زندہ طاقتوں والا اور زندہ قدرتوں والا خدا ہے اور اے میرے رب تو نے ہمارے اس محسن کو بھی ایک ابدی زندگی عطا کر کے اس دنیا میں مبعوث کیا ہے جس کے فیض کبھی ختم نہیں ہوتے اور ہمیشہ کے لئے جاری ہیں ہم جانتے ہیں کہ جب تک ہم روحانی طور پر مردہ رہے ہم تیرے ساتھ زندہ تعلق تو قائم نہیں کر سکتے اس نبی کے طفیل ہی یہ فیض حاصل ہو سکتا ہے اس کے بغیر تو حاصل نہیں ہو سکتا پس اے ہمارے ربّ ہم کو یہ طاقت بخش اور توفیق عطا کرے کر کہ ہم تیرے اس نبی کی اتباع ایسے رنگ میں کر سکیں جس رنگ میں تو چاہتا ہے کہ ہم کریں اور اس کے نتیجہ میں اے ہمارے ربّ روحانی طور پر ہمیں زندہ کر دے تا کہ ہمارا تعلق تیرے ساتھ قائم ہو جائے تو یہاں یہ فرمایا کہ جو شخص روحانی زندگی کے نتیجہ میں زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے اُسوہ کی پیروی کرے قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے یہ بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے فیض کے ذریعہ ہی یہ روحانی زندگی حاصل کی جا سکتی ہے جیسا کہ سورۃ انفال میں فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (الانفال:۲۵)
تو نبی اکرم ﷺ ساری دنیا کو دعوت دے رہے ہیں تو اس کا مقصد یہی ہے کہ جو ان کی آواز پر لبیک کہے وہ روحانی زندگی کو حاصل کرے اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ (صحیح البخاری کتاب المناقب باب ماجاء فی اسماء رسول اللّٰہؐ) میں حاشر ہوں کہ ایک روحانی حشر برپا کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں اور جو میرے قدموں پر گر جاتا ہے وہ زندہ کیا جاتا ہے اور روحانی زندگی کے ساتھ کھڑا کیا جاتا ہے اور قائم کیا جاتا ہے تو جو شخص روحانی زندگی کا امیدوار ہو جو اس چیز کا امیدوار ہو کہ روحانی زندگی کے بعد اپنے زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق کو قائم کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جسے ابدی حیات دی گئی ہے اس کے ساتھ اس کا سچا تعلق قائم ہو جائے اور اس کی سنت کی وہ پیروی کرنے والا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

’’پھر اسی کے مطابق آنحضرت ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں فرماتا ہے وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (المجادلہ:۲۳) یعنی ان کو روح القدس کے ساتھ مدد دی اور روح القدس کی مدد یہ ہے کہ دلوں کو زندہ کرتا ہے اور روحانی موت سے نجات بخشتا ہے اور پاکیزہ قوتیں پاکیزہ حواس اور پاک علم عطا فرماتا ہے اور علوم یقینیہ اور براہین قطعیہ سے خدا تعالیٰ کے مقام قرب تک پہنچا دیتا ہے‘‘۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۹۴، ۱۹۵)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

’’اور یہ علوم جو مدار نجات ہیں یقینی اور قطعی طور بجز اس حیات کے حاصل نہیں ہو سکتے جو بتوسط روح القدس انسان کو ملتی ہے اور قرآن کریم کا بڑے زور شور سے یہ دعویٰ ہے کہ وہ حیات روحانی صرف متابعت اس رسول کریم سے ملتی ہے‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۹۵، ۱۹۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اپنی زبان میں اگر اس کا خلاصہ کرنا ہو تو وہ یہ ہوگا کہ جو شخص روحانی زندگی حاصل کرنا چاہے اور اس روحانی زندگی کے حصول کے بعد اللہ تعالیٰ جو حیات محض ہے اور جس کی قدرتوں پر دنیا کی ہر شئی کی حیات منحصر ہے اس کے بغیر وہ زندگی قائم ہی نہیں رہ سکتی تو اس قسم کی

روحانی زندگی جو حاصل کرنا چاہے اس کیلئے ضروری ہے کہ روح القدس اس کی مدد کو آئے اور روح القدس سے وہ ان چیزوں کو ان ذرائع کو حاصل کرے جن کے حصول کے بعد روحانی زندگی ملا کرتی ہے اور روح القدس کی مدد سے یہ اس کو ملتی ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے والا اور آپ کی سنت پر چلنے والا ہو اور جو شخص ابدی روحانی زندگی چاہتا ہے اور جسے یہ پسند نہیں جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰ (الاعلیٰ:۱۴) کہ نہ وہ زندگی ہوگی نہ موت ہوگی پریشانی کا ایک عالم ہوگا بے اطمینان کی ایک دنیا ہوگی تکلیف اور دکھ ہوگا جس سے نجات کا کوئی راستہ نظر نہیں آئے گا برداشت کی طاقت نہیں ہوگی اگر ایسی زندگی نہیں بلکہ وہ زندگی جو پاک زندگی ہے وہ زندگی جو محمد رسول اللہ ﷺ کے طفیل روح القدس کی شاگردی حاصل کرنے کے بعد زندہ خدا سے تعلق قائم کرنے کے بعد انسان کو ملتی ہے وہ زندگی اگر حاصل کرنی ہو تو ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ (الاحزاب:۲۲)

تو اٹھارہویں آیت میں یہ فرمایا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کے لئے رحمت کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے رحمت سے محروم نہیں رکھا جا سکتا پھر آگے جا کر مختلف آیات میں اسی سورۃ احزاب میں یہ بیان کیا کہ رحمت کا فیصلہ کس قسم کے لوگوں کے متعلق کیا جاتا ہے اس کے متعلق میں پہلے بتا چکا ہوں آج میں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے رحمت کا فیصلہ کرتا ہے جو نبی اکرم ﷺ کی اتباع کرنے والا آپ کی سنت کی پیروی کرنے والا آپ کے احکام کی اطاعت کرنے والا اور ہر قسم کی بدعتوں اور رسوم سے بچنے والا ہو اور یہ رحمت کبھی پاکیزگی کی شکل میں ملتی ہے اس اتباع نبوی کے بعد کبھی ایک کامل نور کی شکل میں ملتی ہے کبھی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اس زندگی میں کبھی ایسے شخص کو معرفت تامہ کے گھونٹ پلائے جاتے ہیں اور کبھی حقیقتہً ایک روحانی زندگی اسے عطا کی جاتی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ زندہ خدا سے ایک زندہ تعلق اس کا قائم ہو جاتا ہے پھر وہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ہر وقت زندہ خدا کی زندہ تجلیات کو دیکھتا ہے اس کا قدم معرفت کی راہوں میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا تا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہر احمدی نبی اکرم ﷺ کی اتباع اور پیروی کی توفیق حاصل کرے اور اسے ہر وہ چیز ملے جس کا وعدہ کامل اتباع کے نتیجہ میں مومنین کی جماعت کو دیا گیا ہے۔ (آمین)

☆......☆......☆